کوئی خطرہ نہیں ہے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ غریب اردو کی علاقائی حیثیت اس کو کیا نقصان پہنچا سکتی ہے

ٹنڈن جی اپنے بعض کمالات و اوصاف کے اعتبار سے قابل قدر آدمی ہیں لیکن ہم کو ان کی انصاف پسندی سے یہ توقع تھی کہ جس طرح انھوں نے اردو کی نسبت اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے اسی طرح یوپی اور دوسرے صوبوں میں جو بعض اخبارات و رسائل نے اسلام اور پیغمبر اسلام کی توہین کر کے ہندو شرافت و کلچر کو رسوا کیا ہے ان کی نسبت بھی وہ دو چار الفاظ مذمت کے کہہ دیتے کیونکہ ہندو تہذیب و کلچر اور ہندو روایات و مذہب کے لئے اگر کوئی کلنگ کا ٹیکہ اور اس کے لئے بدنامی اور رسوائی کا باعث اگر کوئی چیز ہے تو وہ دوسرے مذاہب کو برا بھلا کہنا اور ان کے پیغمبروں کی توہین و تذلیل کرنا ہے۔ ٹنڈن جی بار بار وفاداری اور غیر وفاداری کا چرچا کرتے ہیں لیکن انھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ دنیا کی آنکھوں میں خاک نہیں جھونک سکتے ہر وہ شخص جس کی آنکھیں بند نہیں اور کان کھلے ہوئے ہیں فیصلہ کر سکتا ہے کہ غیر وفادار وہ ہیں جو اپنی مادری زبان کا حق منوانا چاہتے ہیں یا وہ جو ملک کے دستور کے خلاف ایک بڑے طبقہ کو اس کے طبعی حق سے محروم کرنا چاہتے ہیں اور جو اس مقصد کے لئے باشندگان ملک میں باہمی نفرت و عناد پیدا کر کے قومی یک جہتی کو صدمہ پہنچا رہے ہیں۔

ہندوستان میں مسلمانوں کے کروڑوں روپیہ کے اوقاف جگہ جگہ اس کثرت سے ہیں کہ اگر ان کو ایک مرکزی نظام کے ماتحت رکھ کر ان کی قرار واقعی آمدنی اور خرچ کی نگرانی کی جائے تو آج مسلمانوں کی قومی تعمیر کا کوئی کام ایسا نہیں ہے جو حسن و خوبی کے ساتھ انجام نہ پا سکے لیکن عام طور پر اوقاف جس زبوں حالی کا شکار ہیں ان کی وجہ سے وہ مقاصد حاصل نہیں ہو رہے ہیں جن کے لئے وہ قائم کئے گئے تھے۔ اسی خرابی کو دور کرنے کے لئے مولوی محمد احمد صاحب کاظمی نے پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا ہے۔ حکومت نے رائے طلب کرنے کے لئے اس بل کو شائع کر دیا ہے۔ کسی مسلمان کو اس بل کی افادیت۔ اہمیت اور ضرورت سے انکار نہیں ہو سکتا اس لئے امید ہے کہ مسلمان عام طور پر اس کی تائید کریں گے اور اپنی رائے اپنے اپنے صوبوں کے چیف سکریٹری کو بھیج دیں گے۔